بسم اللہ الرحمن الرحیم

کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف

محبت سنت الٰہیہ ہے

ازافادات

قسیم عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علامہ حافظ ابوالقمر محمد زمان خان چشتی سیالوی مدظلہ

کاوش

حافظ محمد قمر الزمان

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ

پٹھانوالہ جھنگ روڈ فیصل آباد

0300 6661755

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد
فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم○
بسم اللہ الرحمن الرحیم○

محبت سنت الٰہیہ ہے کیونکہ

کنت کنز مخفیا فاحبب ان اعرف

محبت سب سے پہلے اللہ جل مجدہ الکریم نے کی۔ محبت فعل خداوندی سنت الٰہیہ ہے' محبت عبادت ہے' محبت ہی محبت ہے' عبادت ہی محبت ہے' ریاضت کرے جو کوئی وہی محبت ہے' ریاضت ہی طریقت ہے' طریقت ہی عبادت ہے۔ پس عبادت و طریقت و ریاضت ہی حقیقت ہے اور حقیقت ہی محبت ہے۔ محبت ایک عظیم نعمت و اعلیٰ تحفہ ہے' محبت ایک زندگی ہے' صد سالہ زندگی ایک طرف اور محبت کا ایک لمحہ صد سالہ زندگی سے بہتر ہے۔

یک زمانہ محبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اولیاء سے مراد جن سے محبت کی جائے یعنی جائے حب۔ حضرت یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں ایک رائی کے برابر محبت اس ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے جس میں محبت اور چاہت کی آمیزش نہ ہو۔ محبت ازل سے ہے اور ابدالاباد تک رہے گی' محبت کو زوال نہیں دائمی ہے۔ آفاقی ہے۔

محبت نہ ہوتی تو مٹ جاتا دنیا کا نشان
عالم نہ ہوتے لاہوت تا بہ ملکوت و زمین پر انسان
جبروتی و قہاری نہ ہوتی نہ ہوتے انسان
مثل ماہی بے آب نہ عاشق ہی تڑپتا نہ صاحب عرفان

یہ زمین یہ آسمان یہ خوبصورت وادیاں یہ مرغزار و یہ چمن یہ کوہسار و دمن یہ مہر و ماہ یہ سیارگاں لہراتے کھیت یہ وادیاں رنگ برنگ پھولوں کی یہ کیاریاں یہ حسین مناظر یہ بستیاں یہ حسیں چہرے زرق برق ہستیاں یہ بیاباں و صحرا و دمن یہ خیاباں سبزہ و چمن یہ رخ زیبا یہ پیراہن یہ حسیں چہرے یہ گلبدن یہ ابروہار و رعد و برق یہ زندگی زرق و برق یہ بہرو بحر یہ آب رواں دواں یہ عمر رواں جسم میں یہ روح رواں علم ہے بحر بیکراں۔
۔ یہ سب کچھ نہ ہوتا گر نہ ہوتا حب جاناں لولاک لما خلقت الافلاک تخلیق

کائنات میں بھی محبت ہے آسمان کی بلندیوں میں بھی محبت زمین کی پستیوں میں محبت ہے۔

مجھے پستیوں سے کچھ گلہ نہیں کہ ملیں ہیں ان سے بلندیاں
میرے حق میں دونوں مفید ہیں گو نشیب ہو یا فراز

مہرو ماہ کی روشنی میں بھی محبت ہے' آفتاب و مہتاب کی بناوٹ میں بھی محبت ہے۔

میری طرح مہر و ماہ بھی ہیں آوارہ   کسی محبوب کی کرتے ہیں یہ بھی جستجو

سیاروں کی چمک دمک میں بھی محبت ہے کواکب کی سجاوٹ میں بھی محبت ہے۔ ہواؤں' صحراؤں میں بھی محبت ہے سمندر کی گہرائیوں میں بھی محبت ہے۔ کوہساروں آبشاروں میں بھی محبت ہے۔ دریاؤں کے طلاطم میں بھی محبت ہے۔ دریا کی روانی میں بھی محبت ہے سمندر کی جولانی میں بھی محبت ہے۔ دریا و سمندر کے وصال میں بھی محبت ہے۔

جملہ خیال و احوال میں بھی محبت ہے۔ گل قدس کی پتیوں کی نزاکت میں بھی محبت ہے۔ گلشن کی زیبائش میں بھی محبت ہے۔ گلاب کی رنگت میں بھی محبت ہے۔ بلبل کے ترنم میں بھی محبت ہے۔ پھولوں کی لطافت میں بھی محبت ہے۔ کلیوں کے تبسم میں بھی محبت ہے۔ شبنم کے قطروں میں بھی محبت ہے۔ قمری کی بے قراری میں بھی محبت ہے۔ بلبل کی آہ و زاری میں بھی محبت ہے بلکہ بلبل نے کہا۔

غنیمت ہے گر موت آجائے زماں   کہ جی کے ہم ان کے سوا کیا کریں گے!

شمع کی خاموشی میں بھی محبت ہے پروانہ کے جلنے میں بھی محبت ہے۔

کچھ سوچ کے شمع پہ پروانہ جلا ہو گا   شاید اسی جلنے میں جینے کا مزہ ہو گا

تو میرا مشورہ ہے کہ

یا تو قمری و بلبل کی آوارگی کی شورش پالے   یا تو شمع کی خاموشی و سوزش پا لے
آنسوؤں کو آنکھوں کی وسعت نہ ملی تو   دل کے گوشے ہی میں اٹھنے کی حقیقت پالے

میرا بھی جی چاہتا ہے کہ میں پیار کروں پھولوں سے نہیں یہ تو بہت جلد مرجھا جاتے ہیں' روشنی سے نہیں اس میں اندھیروں کا درد چھپا ہوا ہے' چاند سے نہیں یہ تو تنہا چھوڑ کر ڈوب جاتا ہے' سورج سے نہیں اس میں تپش ہے' زندگی سے نہیں یہ تو بڑی مختصری ہے کیونکہ جب زندگی کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ ختم ہو جاتی ہے' جان سے نہیں یہ تو بڑی بے وفا ہے' شبنم سے نہیں یہ تو چھونے سے ختم ہو جاتی ہے۔ ہاں ہم کو پیار صرف انسانوں سے کرنا چاہئے نہیں نہیں بلکہ محسن انسانیت ﷺ سے کیونکہ جب ہم محسن کائنات

ﷺ سے پیار کریں گے تو ہمیں سکون حاصل ہوگا اور اس دنیا میں سکون قلب سے بڑھ کر کیا چیز ہے۔ یہ نصیب ہو جائے تو سمجھ لیں کہ ہم نے سب کچھ حاصل کرلیا ہے۔

بلکہ پیار کرو کس سے؟

تاریکی سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کی زلفیں سیاہ ہیں۔

چاند سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کے چہرے کا عکس ہے۔

گلاب سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کے لبوں کا لمس ہے۔

موتیئے سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کے دانت جیسے ہیں۔

صبر سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کو پسند ہے۔

ستاروں سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کے لئے چمکتے ہیں۔

خاک طیبہ سے پیار کرو کیونکہ اس نے محبوب کریم ﷺ کے تلووں کو چوما ہے۔

خوشبو سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کے سانسوں کی مہک ہے۔

چمن سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کی مسکراہٹ کا اثر ہے۔

شبنم سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کی نگاہوں سے گرے ہوئے موتیوں جیسے ہیں۔

بلکہ آیئے محبت اس سے کریں

- جسے موت نہیں آتی
- جس کا حسن ماند نہیں پڑتا
- جو ناز دکھاتا نہیں' ناز اٹھاتا ہے
- جو گفٹ لیتا نہیں' دیتا ہے
- جس کی کشش قریب جانے سے بڑھتی ہے گھٹتی نہیں
- جس سے محبت کرنے سے ذلت و رسوائی نہیں عزت و بڑائی ملتی ہے
- جس سے محبت کرنے سے آدمی ساری دنیا کا محبوب بن جاتا ہے

آؤ ایسے محبوب حقیقی کو تلاش کرنے کیلئے قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم ہی ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ قرآن کریم ہمارے لئے راستہ متعین کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ والذین امنوا اشد حبا لللہ یعنی "ایمان والے اپنے رب سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں۔" دوسرے مقام پر وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ وما

خلقت الجن والانس الالیعبدون یعنی "جن و انس کو اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف اپنی محبت کیلئے پیدا فرمایا ہے۔"

لفظ "انسان" پر اگر غور کیا جائے تو لفظ "انسان" یا تو انس میں سے ہے یا نسیان میں سے۔ یعنی انسان وہ ہے جو انس یعنی محبت کرے یا محبت میں سوائے محبوب کے سب کچھ بھول جائے۔ ظہوری نے کیا خوب کہا۔

شدہ است سینہ ظہوری پر، از محبت یار برائے سینہ اغیار در دلم جا نیست

بڑا محبت بھرا نکتہ بیان کر گیا۔ کہ جس دل میں محبوب جلوہ آرا ہوں اس دل میں اغیار کی محبت تو درکنار ان کی دشمنی بھی جگہ نہیں پا سکتی کہ دشمنی بھی تعلق کی ایک صورت ہے۔ اللہ اکبر! یہ ہے کمال محبت کہ خانہ دل میں محبوب کے سوا کوئی نہ ہو اور سید ابن فارض فرماتے ہیں۔

ولو خطرت لی فی سواک لمساعته علی خاطری ۔ سموا حکمت بردتی

یعنی اگر کبھی میرے دل میں بھول کر بھی دوسرے کا خیال آجائے تو میں اپنے مرتد ہونے کا حکم دے دو۔ یعنی کامل الایمان بلکہ انسان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو۔ اب ذہن میں یہ سوال ضرور پیدا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کیسے پیدا ہو اور سچی اور حقیقی محبت کا معیار کیا ہو گا۔ کیونکہ کسی سے محبت ہونے کے کچھ وجوہات ہوتے ہیں۔ مثلاً کبھی کسی کی شکل و صورت دیکھ کر، کبھی حسن و جمال دیکھ کر، کسی کے ناز و ادا دیکھنے سے، کسی کے افعال و اعمال سے، کسی کے حسن و گفتار سے، کسی کے عزت و وقار سے، کسی کے کمالات و کرامات کو دیکھ کر انسان دیوانہ و مستانہ وار دام محبت کا شکار ہو جاتا ہے۔ لیکن ذات باری تعالیٰ کی ذات و صفات کا ادراک قوائے انسانی سے بالاتر ہے۔ نہ کوئی آنکھ اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکتی ہے اور نہ ہی کوئی کان کلام الٰہی سننے کی طاقت رکھتے ہیں۔ تو محبت کیسے پیدا ہو؟ تو لازماً انسان کا ذہن کسی وسیلے واسطے کی طرف مائل ہو گا اور تلاش کرے گا تاکہ وہ اپنے خالق مالک رب کی محبت سے آشنا ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت عطا کرنے کیلئے جو وسیلہ اور واسطہ بنایا ہے اس کا نام (نبوت و رسالت) ہے۔ اس لئے نبی اللہ کے بغیر کوئی شخص رب قدیر کی محبت سے آشنا نہیں ہو سکتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم واللہ غفوررحیم O "اے محبوب ﷺ فرما دیجئے لوگو! اگر تم اللہ کریم کے ساتھ محبت کرنا

چاہتے ہو تو میری اطاعت کرو۔ تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

یعنی اے محبوب حقیقی کے متلاشیو! اگر تم محبوب حقیقی کے ساتھ محبت کا رشتہ جوڑنا چاہتے ہو تو میری اطاعت کرو۔ اطاعت بغیر محبت کے ناممکن ہے۔ یعنی میرے ساتھ محبت کرو۔ جب تم میرے ساتھ محبت کرو گے میرا رب (محب) تمہارے ساتھ محبت کرے گا۔ (تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا) تمہارے تمام گناہ بخش دے گا۔ (تمہاری ظاہری وباطنی میل کچیل کی طرف نہیں دیکھے گا) اور میرا رب (محب) بڑا کریم بخشنے والا ہے رحم فرمانے والا ہے۔ (بہت محبت فرمانے والا ہے)

اے انسان تو احساس پیدا کر لے کہ تیرا رب تجھے محبت سے دیکھ رہا ہے۔ سبحان اللہ' واہ کیا مقام مصطفیٰ ﷺ ہے۔ جب یہود نے محبوب کریم ﷺ کا دامن پاک چھوڑ کر یہ دعویٰ کیا کہ ہم اولاد انبیاء ہیں اور خدا کے مقرب و محب ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے محبوب ﷺ اعلان فرما دو کہ اللہ کی محبت کا دم بھرنے والو جب تک میرے محبوب ﷺ کی غلامی کا طوق گلے میں نہیں ڈالو گے تم میرے محبوب نہیں بن سکتے۔ ہاں جو میرے محبوب ﷺ کی غلامی اطاعت' محبت کرے گا ہم اس کے گناہ بھی معاف فرما دیں گے اور محبت بھی کریں گے۔

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

محبوب کریم ﷺ کو واسطہ وسیلہ بنا کر مخلوق سے خطاب فرمایا

- قل من کان عدوالجبرایل فانہ الخ

اے محبوب ﷺ ان سے فرما دو کون ہے جبرائیل امین کے ساتھ دشمنی بغض رکھنے والا۔

- قل صدق اللہ الخ

اے محبوب ﷺ آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے۔

- قل یاایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا

اے محبوب ﷺ آپ فرما دیں کہ اے لوگو! مجھے اللہ تعالیٰ نے تم سب کیلئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

- قل یاایھا الکفرون لااعبد ماتعبدون

اے محبوب ﷺ آپ فرما دیں کہ اے کافرو! میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

- قل ھواللہ احد

اے محبوب ﷺ فرمادیں کہ وہ اللہ ایک ہے۔

- قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

اے محبوب ﷺ آپ فرما دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میرے ساتھ محبت کرو۔

اس بات پر غور کریں کہ اللہ جل مجدہ الکریم قادر مطلق ہو کر محبوب ﷺ کے واسطہ وسیلے کے بغیر بندے کے ساتھ کلام نہیں کرتے تو بندہ کس باغ کی مولی ہے کہ محبوب ﷺ کو چھوڑ کر سیدھا اللہ کریم کے ساتھ ملے یا گفتگو کرے یا محبت کرے۔

نوٹ:۔ چند آیتوں کا خلاصہ بطور نمونہ تحریر کیا ہے وگرنہ تمام قرآن محبوب کریم ﷺ کے واسطہ و وسیلہ سے ہے۔ قرآن، نماز، ماہ رمضان وغیرہ بلکہ خود رحمان اور رحمان کی تمام نعمتیں راحت دوجہاں ﷺ کے توسل سے ہمیں ملیں ذرا غور فرمائیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

فانی قریب اور من حبل الورید یعنی اے بندے میں تیرے قریب ہوں اتنا قریب کہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب اور اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔فلیستجیبوالی جب مجھے کوئی پکارتا ہے تو سنتا ہوں میں جو کوئی مانگتا ہے عطا کرتا ہوں۔ اے لوگو! مجھ سے مانگو، سوال کرو۔ بندے نے کہا یا اللہ میں گنہگار ہوں۔ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا۔ قل یاعبادی الزین اسرفو اعلی انفسھم لاتقنطوا من رحمہ اللہ اے محبوب ﷺ فرمادو میرے بندوں سے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا کہ اللہ کریم کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔

دوسرا معنی عشقی و حقیقی۔ اے محبوب ﷺ اپنے غلاموں سے فرمادو کہ اللہ کریم کی رحمت سے ناامید نہ ہوں کیونکہ میرا رب بڑا کریم و رحیم ہے۔ اللہ جل مجدہ الکریم اپنی رحمت سے گنہگار بندوں کو بخشنا چاہتے ہیں اور یہ تعلق اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے گنہگار

بندوں کے مابین ہے اور محبوب کریم ﷺ کو فرمایا جا رہا ہے۔ "قل" محبوب ﷺ آپ فرمادیں ان سے۔ یعنی میرے بندوں' اپنے غلاموں سے' بات اللہ اور بندے کے درمیان ہے' گناہ بندے نے کیا بخشا رب چاہتا ہے۔ غلطی بندے نے کی اور معاف رحمان کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اللہ کریم درمیان میں محبوب کریم ﷺ کو ڈالنا چاہتے ہیں۔ فرمایا قل یاعبادی اے محبوب ﷺ گناہ میرے بندوں نے کیا میں انہیں بخشنا چاہتا ہوں اب تو انہیں کہہ دے۔ اے میرے غلاموں اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔

یہ بات توجہ طلب ہے کہ اگر اللہ کریم صرف یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوامن رحمه اللہ فرما دیتے یعنی لفظ "قل" ارشاد نہ فرماتے مضمون تو تب بھی مکمل تھا۔ بات تو براہ راست بندے کے ساتھ بھی ہو سکتی تھی۔ تو "قل" کیوں فرمایا؟ ذرا سوچیں! وہ قادر مطلق ہو کر جب بندے پر لطف و کرم فرماتا ہے تو پھر "قل" فرما کر اپنے پیارے محبوب ﷺ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان ڈال رہا ہے۔ جب وہ حاکم مطلق اپنے محبوب ﷺ کو درمیان میں ڈال کر واسطہ بنا رہا ہے تو تجھے کس نے حق دیا کہ وہ تو درمیان میں لا رہا ہے اور تو ہٹا رہا ہے۔ رب لوگوں کو بخشنا چاہتا ہے مگر فرماتا ہے۔ "قل" محبوب ﷺ کہہ دے تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ بخشش کے خزانے لٹاتا ہوں اور لٹائے جا رہا ہوں' مگر اپنے محبوب ﷺ کے واسطے سے تاکہ بخشش مانگنے والے کو خبر ہو جائے کہ بخشش تو ملتی ہے مگر محبوب ﷺ کے واسطہ سے نعمتیں ملتی ہیں مگر محبوب ﷺ کے در سے اور اے محبوب ﷺ اعلان فرما دے کہ واللہ یعطی انا قاسم یعنی اللہ مجھے عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ اے لوگو اگر کچھ لینا چاہتے ہو تو دہلیز محبوب ﷺ پہ آجاؤ اس لئے کہ

بخدا خدا کا یہی ہے در' نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

اور یہ بھی ارشاد فرمایا۔ قل هذه سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة انا ومن تبعنی یعنی اے محبوب کریم ﷺ آپ ان سے فرما دیں یہ میرا راستہ ہے میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں۔ جس نے میری اتباع کی وہ بصیرت والا ہے یعنی میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ملانا چاہتا ہوں۔ جس نے میری اتباع کی (مجھ سے محبت کی) اس نے اللہ تعالیٰ کو پالیا۔ نکتہ عشق محبوب یہی چاہتا ہے کہ چاہنے والا صرف اسی کو چاہے اور کسی کو نہ

چاہے لیکن دنیائے عشق و محبت کا یہ عجوبہ ہے کہ محبوب حقیقی اللہ جل مجدہ الکریم یہ چاہتا ہے کہ اس کا چاہنے والا اس کے محبوب کو چاہے اور چاہت کے صلے میں خود اس کا محبوب بن جائے۔ سبحان اللہ ! آیت کریمہ یحببکم اللہ میں اس رمز محبت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا کچھ اتنا مشکل نہیں۔ مشکل یہ ہے کہ جس کے آگے وہ جھکائے اس کے آگے خوشی خوشی جھکا جائے۔ ابلیس یہ راز توحید سمجھ نہ سکا اور اسی آزمائش محبت میں مارا گیا۔ راز توحید سراسر عشق ہے۔ توحید خالص یہی ہے کہ اس کے آگے اس طرح جھکے کہ جہاں وہ جھکائے، جھکتا چلا جائے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باؤ نہ رسیدی تمام بو لہبی است

اس لئے کہ !

خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو، جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

اور

محمد کی محبت دین و ملت کی حقیقت ہے محمد کی محبت مرد مومن کی ضرورت ہے
محمد کی محبت موجب تحصیل جنت ہے محمد کی محبت رب کعبہ کی محبت ہے
محمد کی محبت سے بشر کی قدر و قیمت ہے محمد کی محبت فرض سے بڑھ کر ہے
محمد کی محبت سے گلوں کی زیب و زینت ہے محمد کی محبت نے دلوں کو روشنی بخشی

اس لئے دوستو!

رہو لوگو محمد کی لگن میں محبت ہی محبت ہو بدن میں
محمد ہے رسول رب کعبہ محمد کی ہے خوشبو ہر زمن میں

اور

محمد سے لوگو محبت کرو محمد کی سنت پہ ہر دم چلو
رہو محو حسن محمد مگر کسی غیر کو دل میں رہنے نہ دو
علوم و فنون لے کے جبرائیل سے محمد کی پھر نعت و مدحت کہو

اور

جس کا جسن اللہ کو بھا گیا ایسے پیارے سے محبت کیجئے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا! من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے میرے محبوب ﷺ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور فاتبعونی یحببکم اللہ جس نے محبوب ﷺ کی اتباع کی وہ میرا محبوب بن گیا۔

اطاعت اور اتباع میں فرق

حکم ماننے کو اطاعت کہتے ہیں۔ یعنی جس نے محبوب ﷺ کا حکم مانا اس نے میرا ہی حکم مانا اور اتباع کا معنی ہے محبت کرنا۔ یعنی جس نے محبوب کریم ﷺ سے محبت کی اس نے میری محبت کو حاصل کرلیا۔ اتباع! کی لغوی تشریح کرتے ہوئے امام راغب اصفہانی نے بڑی عمدہ بات کہی ہے۔ کہ والتبیع خص بوالبقر اذا تبع امہ کہ گائے کے بچھڑے کو عربی زبان میں تبیع اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ افراط شوق سے اپنی ماں کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔

اس میں اشارہ ہے کہ اتباع وہ عمل ہے جس میں ناگوار اطاعت کے بجائے اطاعت میں خوشگواری کی کیفیت حاصل ہو۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک افسر اپنے نائب قاصد کو حکم دیتا ہے کہ فلاں چیز ابھی لے کر آؤ۔ نائب قاصد کڑکتی دھوپ اور جھلس دینے والی گرمی میں انتہائی ناگواری کے ساتھ محض اپنی نوکری کو بچانے کیلئے حکم کی تعمیل بجالاتا ہے۔ دوسری طرف ایک معلم اپنے سعادت مند شاگرد کو بلاکر کسی چیز کے لانے کیلئے کہتا ہے اور ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ گرمی بہت سخت ہے ذرا موسم ٹھیک ہو جائے تو سہولت سے یہ چیز لے آنا۔ لیکن سعادت مند شاگرد جھلسنے والی گرمی اور کڑکتی دھوپ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے محض استاد صاحب کی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے فرط سعادت سے دوڑتا ہوا جاتا ہے اور پسینے میں شرابور لیکن پوری قلبی طمانیت کے ساتھ مطلوبہ شے لاکر استاد صاحب کی خدمت میں اپنی آنکھوں میں غنچہ ہائے سعادت نچوڑ کر نہایت ادب و شائستگی سے پیش کرتا ہے۔ پہلی صورت میں ناگواری کے احساس کے ساتھ مطلق اطاعت ہے جبکہ دوسری صورت سعادت اور خوشگواری کے جذبہ سے سرشار ہو کر اطاعت بجالاتا ہے اور اس کو اتباع کہتے ہیں اور

اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کیلئے محبوب کریم ﷺ کے اتباع کی تلقین میں یہی حکمت کارفرما ہے۔ گویا حب الٰہی کے حصول کیلئے اتباع رسول ﷺ اور اتباع رسول ﷺ کیلئے عشق رسول ﷺ اور عشق محبوب کریم ﷺ ایک ایسا ذریعہ اور وسیلہ ہے جو مومن کی دنیوی اور اخروی سعادتوں اور کامیابی و کامرانی کی مکمل ضمانت فراہم کرتا ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ لمن کان یرجو اللہ والیوم الاخر وذکر اللہ کثیرہ یعنی اطاعت حکم ماننے کا نام ہے اور اتباع تعلق حبی و عشقی کا نام ہے۔ کیا اطاعت کیلئے تعلق عشق کا ہونا ضروری ہے؟ اس امر کی وضاحت کرنے سے قبل مناسب ہے کہ مختصر طور پر عشق اور حب کے مفہوم اور ان کے باہمی فرق و امتیاز کو واضح کیا جائے۔

عشق کا مفہوم

عشق کے لغوی معنی ہیں کسی شے کے ساتھ دل کا وابستہ ہو جانا۔ المنجد میں ہے۔ عشق عشقاو معشقا..... تعلق بہ قلبہ۔

چنانچہ عشق بالشئی کے معنی ہیں تعلق بہ۔ (وہ اس کے ساتھ چمٹ گیا) عشق و محبت کے الفاظ اکثر ہم معنی استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن اہل زبان نے ان میں فرق کیا ہے کہ محبت شدت اور محویت میں ڈھل جائے تو اسے عشق کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ (العشق افراط الحب ویکون فی عفاف ودعارۃ)

ابن منظور نے لسان العرب میں اسی مفہوم کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ العشق فرط الحب بالمحبوب یکون فی عفاف الحب ودعارتہ عشق، محبت کی زیادتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عشق محب کا محبوب کے ساتھ والہانہ شغف ہے جو محبت کی پارسائی اور غیر پارسائی دونوں طرح ہو سکتا ہے۔ ابن منظور نے عشق و محبت کا موازنہ کرتے ہوئے احمد بن یحیٰ کے حوالے سے لکھا ہے۔ وسئل ابو العباس احمد بن یحیی من الحب والعشق ایھما احمد؟ فقال الحب لان العشق فیہ افراط احمد بن یحیٰ سے جب پوچھا گیا کہ عشق و محبت دونوں میں کون زیادہ قابل ستائش ہے؟ تو انہوں نے کہا! "حب" کیونکہ عشق میں انسان حد افراط کو پالیتا ہے۔

ابن منظور نے اس افراط و زیادتی کی توجیہ یہ پیش کی۔ وسمی العاشق عاشقا لانہ ینبل من شلہ الھوی کما تنبل العشقہ اذا قطعت' والعشقہ شجرہ تحضرھم ذوق و تصفر یعنی عاشق کو عاشق اس لئے کہتے ہیں کہ وہ شدت آرزو اور محبت سے دبلا پتلا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک جھاڑی۔ "العشقہ" جب اسے کاٹ دیا جائے تو پتلی ہو جاتی ہے اور "عشقہ" وہ پودا ہے جو سرسبزو شاداب ہوتا ہے لیکن پھر پژمردہ ہو جاتا ہے اور زرد پڑ جاتا ہے اگرچہ زبان و ادب میں لفظ خلق کی طرح لفظ عشق بھی اچھے اور برے دونوں معنوں میں استعمال ہو سکتا ہے لیکن اکثر یہ دونوں الفاظ اچھے معنوں میں ہی استعمال ہوتے ہیں۔

چنانچہ خلق کا مذموم پہلو بیان کرتے ہوئے اہل زبان سوئے خلق "یا خلق بد" کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور عشق کا مذموم پہلو بیان کرنے کیلئے "ہوس" کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور لفظ عشق کامل وابستگی کے مثبت پہلو کو اجاگر کرتا ہے۔

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ تو بس عشق کے دلدادہ ہیں۔ ان کی نگاہ میں عشق وہ بادہ جانفزا ہے جس سے ہاتھ کی لکیریں رگ جاں ہو جاتی ہیں۔ کیف و مستی اور جذب و شوق نہ ہو تو ان کے نزدیک من کی دنیا آباد ہی نہیں ہوتی۔ دل کی ایک مستانہ لغزش ان کے ہاں رشک صد سجدہ نظر آتی ہے۔ علم و عشق کے عنوان علامہ مرحوم نے جو نظم لکھی ہے اس کا حسب ذیل بند ان کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔

عشق کی گرمی سے ہے معرکہ کائنات — علم مقام صفات' عشق تماشائے ذات
علم سکون ثبات' عشق حیات و ممات — علم ہے پیدا سوال' عشق ہے پنہاں جواب
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق — ثبت است برجریدہ عالم دوام ما

علم کا تعلق عقل سے ہے تو عشق کا دل سے۔ "عقل و دل" کے عنوان سے شاعر مشرق نے ایک مکالمہ پیش کیا ہے عقل اپنی برتری کا احساس دلاتی ہے۔ لیکن دل اس کی عظمت و احترام کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی فوقیت ان الفاظ میں ثابت کرتا ہے۔

علم تجھ سے تو معرفت مجھ سے — تو خدا جو' خدا نما ہوں میں
علم کی انتہا ہے بے تابی — اس مرض کی مگر دوا ہوں میں
شمع تو محفل صداقت کی — حسن کی بزم کا دیا ہوں میں
تو زماں و مکاں سے رشتہ بپا — طائر سدرہ آشنا ہوں میں

کس بلندی پہ ہے مقام میرا　　عرش رب جلیل کا ہوں میں

علامہ اقبال کی نظم "محبت" کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک یہ پوری کائنات بس عشق و محبت کے دم قدم سے ہی آباد ہے۔ یہ عشق کا جذبہ ہی ہے جو دل کو سوزو گداز سے لذت آشنا کرتا ہے اور یہ سوزو گداز روحانی زندگی کی جان ہے اسی سے روح پرور نغمے ابھرتے ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حضور ان الفاظ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

اذان ازل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی　　نماز اس کے نظارے کا ایک بہانہ بنی

گویا یہ عشق کا ہی جذبہ اور فیضان ہے جو روح کو گرماتا ہے' دل کو تڑپاتا ہے' آواز میں سوز اور مستی کی ایک نشاط آفریں کیفیت پیدا کرتا ہے۔

ہوش کا دارو ہے گویا مستی تسلیم عشق

لیکن یہ عشق اس عشق سے یکسر مختلف ہے جو ہوس کی ارتقائی صورت ہوتی ہے' جو درحقیقت عشق نہیں ہوتی لیکن عشق کا روپ دھار لیتی ہے۔ اس کا اثر محض وقتی اور عارضی ہوتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ اثر زائل ہوتا چلا جاتا ہے۔ ورنہ عشق حقیقی تو ہمیشہ پائندہ اور تابندہ ہوتا ہے۔ بقول مولانا رومؒ

زانکہ عشق مرد گان پائندہ نیست　　چونکہ مردہ سوئے ما آئندہ نیست

اور

عشق آن زندہ گزیں کو باقی است　　وز شراب جاں فزائت ساقی است

اور

عشق ے بخشد حیات جاوداں　　عشق باشد زندگی عاشقاں
عشق خامئہ انبیاء و اولیاء است　　درحقیقت عشق ذات کبریاء است
گر نبودے عشق کے بودے جہاں　　عشق آمد باعث کون و مکاں

یعنی یہ عشق حقیقی ہی ہے جو انسان کو اعلیٰ و ارفع مقام پر لے جاتا ہے اور انگارہ خاکی کو بال و پر روح الامین عطا کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ مجدہ الکریم نے اپنی شدید محبت کو والذین امنو اشد حب اللہ کے ارشاد میں مومن کے ایمان کا نشان قرار دیا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جس سے عشق ہو انسان کیلئے اس کی بات ماننا آسان ہو جاتی ہے۔ وہ تعمیل کیلئے سرگرم اور مستعد نظر آتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے عشق ہے تو اس کے احکام کی

اطاعت آسان ہو جاتی ہے اور اگر محبوب کریم ﷺ سے عشق ہے تو ان کے فرامین سے متابعت سہل ہو جاتی ہے۔

گویا عشق کا مقصود یہ ہے کہ انسان اپنے محبوب کے ساتھ والہانہ محبت کے اظہار کے ساتھ ساتھ اس کے احکام و فرامین کی بے چون وچرا تعمیل کرے۔ قرآن کریم نے (جو خزینہ معرفت و بصیرت ہے) انسان کو عشق کی وادی میں یونہی دھکیل نہیں دیا بلکہ گوہر مقصود حاصل کرنے کیلئے اسے متعین راستہ بھی بتا دیا ہے تاکہ وہ جادہ منزل عشق سے بھٹکنے نہ پائے۔ چنانچہ اللہ جل مجدہ الکریم نے ارشاد فرمایا۔ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله اے محبوب ﷺ فرما دیجئے! اگر واقعی تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور اتباع اطاعت کا وہ درجہ ہے کہ تعمیل ارشاد مجبورانہ ہو بلکہ بارضا و رغبت انجام پائے اور یہ رضا و رغبت اسی صورت میں پیدا ہو سکتی ہے کہ جب محبوب سے محبت اور کامل وابستگی حاصل ہو۔ اسی لئے قرآن کریم نے حب الہی کے ساتھ حب رسول ﷺ کی تلقین بھی فرمائی اور ارشاد فرمایا۔ قل ان کان اباوکم وابنائوکم واخوانکم واذواجکم وعشیرتکم واموال ن اقتر فتموھا وتحار ۃ تخشون کسادھا ومسکین ترضونھا احب الیکم من الله ورسوله وجھاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره والله لایھدی القوم الفاسقین

اے محبوب ﷺ ان سے فرما دو کہ تمہارے والدین تمہاری اولاد، بھائی، بیویاں، تمہارے عزیز و اقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، تمہارے کاروبار جن کے مانند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے اور تمہارے وہ گھر جو تمہیں از حد پسند ہیں اگر یہ تم کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کے راستے میں جہاد سے عزیز ہیں تو انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کی رہنمائی نہیں کرتے۔ اس آیہ مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کا انحصار اتباع رسول ﷺ پر ہے اور اتباع رسول ﷺ حب رسول ﷺ پر موقوف ہے اور حب الہی اور حب رسول ﷺ کے جذبے سے سرشار مومن ہی جہاد فی سبیل اللہ میں صحیح معنوں میں حصہ لینا

ہے اور اپنے معبود و محبوب حقیقی کے مشن کی واقعی تکمیل میں کوشاں ہوتا ہے۔ گویا عشق الٰہی کا زینہ عشق رسول ﷺ ہے اور جب تک حب رسول ﷺ اپنے کمال پر نہ پہنچے مومن ایمان کامل کی حلاوت سے لذت آشنا نہیں ہو سکتا ہے۔

خود محبوب کریم ﷺ کے ایک فرمان مبارک سے اس کی توثیق ہوتی ہے اور محدثین کرام فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے محبوب کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اپنی عقیدت و محبت کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔ انت احب الی یارسول اللہ من کل شئ الا نفس التی بین جنبی یعنی یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے کائنات کی ہر شے سے عزیز ہیں سوائے اس جان کے جو میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔

امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا! لاتکون مومنا حتی اکون احب الیک من نفسک تو ہرگز مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں تجھے تیری جان سے بھی عزیز نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شدت احساس سے اسی وقت عرض کی۔ والذی انزل علیک الکتاب لانت احب الی من نفس التی بین جنبی اس ذات پاک کی قسم جس نے آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی' یارسول اللہ ﷺ اب آپ مجھے اس جان سے بھی عزیز تر ہیں جو میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔ آقائے دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا! الان یا عمر تم ایمانک اے عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہوا۔ مزید تفصیل ہماری دیگر تصانیف میں ملاحظہ فرمائیں۔

اس کار خیر میں جن خوش نصیبوں نے تعاون فرمایا اللہ کریم ان کا دیا ہوا مال قبول فرمائے اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ **محمد زمان خان** چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوریٰ ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبالوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھنچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں ﷺ
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہِ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب ﷺ کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات ﷺ
☆	باعث تسکینِ دل و جان ﷺ	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن